اسلامی معاشرہ

زندگی سے ہم آہنگ معاشرہ اور اسکے تقاضے

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

-: ناشر :-

مجلس اصلاح معاشرہ

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

نام کتاب ــــــــــــــــ اسلامی معاشرہ زندگی سے ہم آہنگ
معاشرہ اور اس کے تقاضے

مصنف ــــــــــــــــ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

صفحات ــــــــــــــــ ۴۰

قیمت ــــــــــــــــ ۴/- روپئے

طباعت ــــــــــــــــ پاریکھ آفسٹ، لکھنؤ

کتابت ــــــــــــــــ حامد بستوی

:- باہتمام :-

شاہد حسین

ندوۃ العلماء، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

شریعت اسلامی کی اہمیت اور اس کا مقام

شریعت اسلامی کی پابندی مسلمانوں کو اپنے دین پر عمل کرنا اور اپنے عائلی معاملات کو شریعت اسلامی کے احکام کے مطابق انجام دینا کتنا ضروری ہے، اس کو قرآن کریم اور حدیث شریف کی تعلیمات سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے، مسلمانوں کی شریعت ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی کرتی ہے، ان کی زندگی کی مشکلات کا حل بتاتی ہے۔ ان ضرورتوں کا حل بتانے والی شریعت سے روگردانی کرنا نہ صرف یہ کہ بڑی محرومی کی بلکہ خدا کو سخت ناراض کرنے والی بات ہے۔ اس سے مسلمانوں کو اپنے پروردگار کی مدد و رحمت سے محرومی ملتی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت پکڑ ہونے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں صاف صاف فرمادیا ہے کہ اس کو اپنی طرف سے عطا کردہ دین و شریعت کی خلاف ورزی بالکل قبول نہیں، فرمایا،

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ (آل عمران - ۸۵)

www.abulhasanalinadwi.org

"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے
ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسا شخص آخرت میں نقصان
اٹھانے والوں میں ہوگا۔"

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ (المائدہ۔۵۰)

کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہش مند ہیں؟ اور جو خدا کی باتوں
پر) یقین رکھتے ہیں ان کے لیے خدا (کے حکم) سے اچھا حکم کس کا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ دین اور شریعت اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذریعہ مسلمانوں کو عطا کیا، اور اپنے اس آخری نبی کے احکامات اور فیصلوں کو ماننا
ضروری قرار دیا اور یہ فرمایا کہ اس کے مانے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہتا، فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ۝ (نساء۔ ۶۵)

"تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں
تمہیں فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں
تنگی نہ پائیں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہونگے۔"

لیکن سخت افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں میں خدا اور رسول کے حکم کے مطابق زندگی
گذارنے سے بڑی بے توجہی پیدا ہو گئی ہے، اس کے احکامات کی تعمیل کے بجائے

دوسروں کے رسم و رواج پر عمل کیا جانے لگا ہے، جو کہ ایک طرف خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی اور ان کی ناراضگی کا باعث ہے دوسری طرف مسلمانوں کا بحیثیت مسلمان ثابت ہونا مشکل ہوگیا ہے۔ وہ اپنے دینِ فطرت اسلام کے طور و طریق کے اختیار کرنے کے بجائے جاہلانہ و مسرفانہ اور بیجا طور و طریق کو اختیار کرنے والے اور غیروں کی رسموں کو اپنا وطیرہ بنانے والے بنتے جارہے ہیں۔

ایسی صورتِ حال کچھ تو غفلت اور نفس پرستی کے سبب ہوئی ہے اور کچھ اپنی شریعت سے ناواقفیت کی بناء پر ہوئی ہے۔ غفلت اور نفس پرستی کو دور کرنے کے لیے وعظ و نصیحت کی ضرورت ہے اور ناواقفیت کا علاج ان کو شریعت کے ضروری احکام سے واقفیت کرانے سے کیا جاسکتا ہے۔

اسکے لیے اس ملک میں جہاں کا دستور سیکولرزم پر مبنی ہے اور مسلمان اقلیت میں بھی ہیں، حکومت سے کوئی خاص توقع نہیں کی جاسکتی، اس کو تو ملّت اسلامی کے فرزند ہی انجام دے سکتے ہیں، کیونکہ اپنی ملّت کو استوار اور محفوظ رکھنے کی ذمّہ داری سب سے زیادہ انہی کی ہے، شریعت اسلامی کے سلسلہ کے معاملات کا ملک کے عدالتی و دستور سازی کے اداروں سے جو تعلق ہے اس کے لیے الحمدللہ حکومت کے سامنے مدافعت کرنے اور غلط فہمیاں دور کرنے کی جدوجہد مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمّہ داروں نے انجام دی ہے اور شریعت اسلامی کو نقصان پہنچانے والے بعض ضابطوں کو بدلوایا اور اس دائرے میں جب کوئی نئی پیچیدگی ہوتی ہے، بورڈ اس کی فکر کرتا ہے اور اس

www.abulhasanalinadwi.org

کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔ اسی طرح اس محاذ پر الحمدللہ ضرورت کے مطابق کام انجام پا رہا ہے۔

دوسرا محاذ خود مسلمانوں کو شریعت اسلامی پر عمل کرنے کے دائرے میں لانے کا ہے، جو سب سے وسیع اور اہم ہے، اس کے لیے بورڈ نے دیگر ملی اداروں کی مدد سے اصلاح معاشرہ کے عنوان سے کام شروع کیا ہے، یہ کام زیادہ وسیع اور انتھک محنت کا کام ہے، ضرورت ہے کہ اس کے لیے جگہ جگہ اجتماعات کیے جائیں، عامة المسلمین کو شریعت اسلامی کے احکام کی خلاف ورزی سے روکا جائے، ان کے معاملات میں غیر اسلامی رسمیں اور طریقے داخل ہو گئے ہیں جن سے پروردگار کی مرضی اور اس کے آخری نبیؐ کی تعلیمات کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اس سے باز رہنے کی تلقین کی جائے، تاکہ دنیا و آخرت دونوں میں جو نقصان و تباہی کا خطرہ ہے وہ دور ہو۔

اسراف و نمائش

نکاح و شادی میں غیر ضروری نمائش و آرائش، مسرفانہ اخراجات اور جاہلانہ رسمیں وہ غیر عاقلانہ طریقے ہیں، جن سے ایک طرف تو خدا اور رسول کو ناراض کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف وہ قیمتی سرمایہ جو خود زوجین کے مستقبل کی تعمیر اور ملت کے ضروری کاموں میں لگایا جا سکتا ہے، ضائع ہوتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ اس

www.abulhasanalinadwi.org

کا صرف کرنا لڑکی لڑکے کے والدین کے لیے سخت بار کا باعث بھی بنتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی اصلاح کے لیے لوگوں کو سمجھایا جائے کہ وہ محض وقتی لطف اور نام و نمود کے لیے اس طریقے سے اپنے اقتصادی مستقبل کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور ملّت کے ضروری تقاضوں کو پورا کرنے میں جو حصّہ لیا جا سکتا ہے اس سے بھی قاصر رہتے ہیں پھر اپنے پروردگار اور اس کے آخری نبیؐ کے احکام کی خلاف ورزی کر کے ان کو ناراض کرتے ہیں، یہ ناراضی ان کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں نقصان کا باعث بنتی ہے۔

مہر کی اہمیت

اسلامی شریعت میں شادی کے لئے مہر مقرر کرنا اور اس کا ادا کرنا یا ادا کرنے کی قطعی نیّت رکھنا لازمی ہے، مہر کو دینے کے لیے رکھا جاتا ہے اس لیے اس کو نہ اتنا زیادہ ہونا چاہیے کہ اس کی ادائیگی شوہر کی استطاعت سے باہر اور نہ اتنا کم ہونا چاہیے کہ بیوی کی حیثیت کو گراتا ہو، مہر کی تعداد کے لیے سب سے اچھا نمونہ ہمارے آقا حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبوب صاحبزادی حضرت فاطمہ کا ہے جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے پانچ سو درہم یعنی ایک سو اکیس تولہ چاندی کی قیمت کا مقرر فرمایا تھا۔ اسلام میں شادی اس طرح بتائی گئی ہے کہ وہ بغیر خاصی بار ہوئے سہولت سے ہو سکتی ہے، اس کو حتی الوسع سادہ ہونا چاہیے

www.abulhasanalinadwi.org

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعض صحابیوں نے اس طرح بھی شادی کی کہ انھوں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بھی، جن پر وہ فدا تھے شرکت کی دعوت دینا ضروری نہیں سمجھا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس پر کسی ناگواری کا اظہار بھی نہیں فرمایا، خبر ملنے پر صرف یہ فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

اسلام میں بیوی پر جہیز لانا ضروری نہیں کیونکہ شادی کے بعد اس کی ضرورت کے سارے اخراجات شوہر پر ہوتے ہیں، بیوی کو اسکے لیے کچھ نہیں کرنا ہوتا، بلکہ رہائش کے لیے بھی شوہر کی طرف سے حتی المقدور علیحدہ جگہ کا انتظام کرنا ہوتا ہے، اور اس پر صرف اپنے ذاتی گھر کی ذمہ داری ڈالنا ہے پورے خاندان کی ذمہ داری اس پر نہیں ڈالنا ہے۔

افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں جہاں دین کی دوسری بہت باتوں میں اللہ ورسول کے حکموں کو چھوڑنا ہے، شادی میں بھی چھوڑنا ہے، ہندوستان میں غیر مسلموں کی طرح وہ بیوی سے جہیز کے طلب گار ہوتے ہیں اور یہی نہیں بلکہ اس کے سلسلہ میں ظالمانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور اس کے برعکس مہر کی ادائیگی کی کوئی فکر نہیں کرتے یا اس کی ادائیگی کی نیت ہی نہیں رکھتے ہوں گے وہ ایسا مہر مقرر کرتے ہیں کہ اس کی ادائیگی ان کے بس میں ہوتی ہی نہیں، اس کے برعکس بیوی پر مالی بوجھ ڈالتے رہتے ہیں یہ سب خلاف شریعت ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ازدواجی زندگی

نکاح و شادی کے معاملات میں شریعت اسلامی کے طے کردہ مفید اور معتدل طریقہ کی پابندی نہ کرنے سے زوجین کے مابین تعلقات بعض وقت سخت کشیدہ ہو جاتے ہیں کہ تلخی دوری اور ظالمانہ طریقے سے علیحدگی، دشمنی اور جان کی ہلاکت تک نوبت پہنچتی ہے، یہ صحیح ہے کہ زوجین کے درمیان بعض وقت صحیح طریقہ کار اختیار کرنے کے باوجود علاحدگی کی ضرورت پیش آجاتی ہے، اس کے لیے شریعت نے طلاق کا ذریعہ مہیا کیا ہے لیکن اس کا مناسب طریقہ بتایا ہے، وہ یہ کہ پہلے اہل تعلق کی طرف سے میل وملاپ کرانے کی کوشش کی جائے اور کام نہ ہونے سے ایک ایک کرکے تین مہینہ میں طلاق دی جائے، بیشتر فقہی مسلکوں میں انتہائی ضرورت پر ایک مرتبہ میں ہی طلاق دے کر علاحدگی کی جاسکتی ہے اگرچہ اس کو مستحسن قرار نہیں دیا گیا ہے۔ مکمل علاحدگی طے کرلینے پر "تسریح باحسان،" خوبی وہمدردی کے طریقہ سے رخصت کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور دلداری کی شکل بتائی گئی ہے۔ بہت سے مسلمان ان ہدایات کو نظر انداز کرکے خراب صورت حال پیدا کر دیتے ہیں، اسی طرح تقسیم میراث کا معاملہ ہے، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا مسئلہ ہے اور دیگر عائلی معاملات ہیں، پھر ایک اہم بات شراب اور جوئے کی بدعادتیں ہیں، شراب اور جوئے کو شریعت

www.abulhasanalinadwi.org

نے حرام اور سخت قابل مذمت فعل بتایا ہے اس سے مال و متاع کی بربادی اور عائلی زندگی کی تباہی ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی سخت ناراضگی کا باعث بنتا ہے، جوے کی ایک عام رائج شکل موجودہ زمانہ میں لاٹری ہے جس سے فائدہ اٹھانے سے ایک بہت کم امکان کی بنا پر بہت سے مسلمان اپنی آمدنی کا بڑا حصّہ اس کی نذر کر دیتے ہیں اور وہ خود اور ان کے بیوی بچے ضروریات زندگی کو بھی پورا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اس طرح کی غلط کاریاں مسلمان ملّت کی زندگی کو گھن کی طرح لگتی جا رہی ہیں اور زندگیاں تباہ کر رہی ہیں، ہمارے داعی حضرات اور جن کو خدا نے زبان یا قلم کی مؤثر صلاحیتیں عطا کی ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ آگے آئیں اور مختلف طریقوں سے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں کی مذہبیت غیروں کی نظر میں جرم

مسلمانوں کے علاوہ دوسری قومیں خواہ یورپ وامریکہ کی ہوں یا مشرقی ممالک کی غیر مسلم قومیں یہ سب مذہب کو انفرادی زندگی کے صرف ایک محدود گوشہ تک محدود رکھتی ہیں، لیکن سماجی زندگی میں اس کو کوئی جگہ نہیں دیتیں، وہ زندگی کو صرف مادی فائدے اور مصلحت کا پابند مانتی ہیں، مسلمانوں کے یہاں چونکہ مذہب وسیع حدود رکھتا ہے اور وہ انفرادی واجتماعی زندگی دونوں کے احکام بتاتا ہے۔ اور اور اس میں احکام کو جاری کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کے یہاں مذہب کی پابندی تمام گوشوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ موجودہ بے خدا تمدن میں پسند نہیں کیا جاتا، اور چونکہ نئے تمدن نے ہر نوع اور مذہب کے لوگوں میں ایک دوسرے کا خلا ملا کر دیا ہے، اس لیے مسلمانوں کا اپنی زندگی کے مختلف معاملات میں مذہب کا نام لینا اور اس کا حوالہ دینا غیروں کی نظر میں غلط طریقہ سمجھا جاتا ہے اور ان کو اعتراض ہوتا ہے کہ مسلمان ایسا کیوں کرتے ہیں، اور جدید تمدن کی سیکولر سوسائٹی نے جو راستہ اختیار کر رکھا ہے اس کے متعدد پہلوؤں میں وہ اپنا علیحدہ

www.abulhasanalinadwi.org

علیحدہ اصول کیوں چلانا چاہتے ہیں۔ غیر قوموں کے لوگ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے لیے الگ راستہ نہ بنائیں، بلکہ سیکولر سوسائٹی میں سب کے ساتھ مل کر آزادانہ اصولوں کو اپنائیں غیر قوموں کے سیکولر اور مذہبی دونوں قسم کے دانشور لوگ مسلمانوں کی شریعت پر معترض ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے عمل کو ظالمانہ یا قدامت پرستانہ قرار دے کر ان کی مذہبی معقولیت کو بدنما بنانے کی کوشش کرتے ہیں، سیکولر ذہن کے لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی اپنے نبی کو ایک لیڈر و قائد رکھیں جس پر اعتراض کرنے میں حرج نہ ہو، اس کی توہین کردی جائے تو زیادہ ناراض نہ ہوں۔ شریعت کے احکام کا مذاق اڑایا جائے، تو اس پر زیادہ خفگی نہ کریں چنانچہ مسلمانوں کو اگر کسی کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں بے ادبی کیے جانے پر ناگواری ہوتی ہے یا غصہ آتا ہے تو مغربی ذہنیت کے دانشور اور صحافی کہنے لگتے ہیں کہ مسلمانوں میں آزادیٔ رائے کی قدر نہیں ہے اور مسلمانوں کو اسلامی احکام پر عمل کرنے پر اصرار ہوتا ہے، تو کہا جاتا ہے کہ یہ قدامت پرستی ہے اور یہ روشن خیالی سے دوری ہے۔ مسلمانوں میں اپنے اسلام کے طور طریق سے اگر تعلق و وابستگی ظاہر ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ غیر تعلیم یافتہ ہیں اور دنیا سے ناواقف ہیں، وہ اپنے مذہب کی پابندی کرتے ہیں تو ان کو بنیاد پرست کا لقب دے دیا جاتا ہے۔ وہ اگر اپنے مذہب کی اہانت اور مخالفت پر غصہ کا اظہار کرتے ہیں تو اس کو دہشت گردی قرار دے دیا جاتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

یہ وہ صورت حال ہے جس کے نمونے بار بار پیش آرہے ہیں کبھی سلمان رشدی کے قضیہ میں اور کبھی تسلیمہ نسرین کے سلسلہ میں اور اسی طرح کے دوسرے دریدہ دہن صحافیوں کے سلسلہ میں، مسلمان کیا ایک لاچار اور یتیم قوم ہیں کہ سب ان پر وار کریں اور وہ صرف خاموش رہیں، بولنے کا حق نہ ہو اگر بولیں تو ان کو جاہل اور ظالم کہا جانے لگے۔ دنیا میں بے شمار قومیں ہیں، بے شمار مذاہب ہیں ان میں طرح طرح کے طریقے اور عقیدے ہیں بعض بعض طریقے تو ایسے ہیں کہ مضحکہ خیز حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض میں ایسے اعمال ہیں کہ ان سے دوسروں کے ساتھ بڑی زیادتی اور ظلم ثابت ہوتا ہے۔ لیکن ان پر کوئی تنقید نہیں کرتا، لیکن اسلام پر اعتراض کا سب کو حق ہوگیا ہے، اور یہ کام یورپ کے بعض مشہور اسکالر و دانشور زیادہ کرتے ہیں، اور اس سلسلہ میں علمی و تحقیقی سنجیدگی اور دلیل و ثبوت کی بھی پرواہ نہیں کرتے، اور ان کے ساتھ ان کے مستشرق شاگرد بھی کرتے رہتے ہیں۔ کبھی تو ناولوں کے ذریعہ کبھی اسلام اور مسلمانوں کے تعارف میں کتابیں لکھ کر، اور کبھی تحقیق کے نام پر مضامین اور کتابوں کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے تذکرے میں ایسے نکتے نکالتے ہیں جن سے اسلام اور مسلمانوں کا چہرہ بدنما دکھائی دے، بعض وقت بالکل بے بنیاد بات کو واقعہ اور حقیقت بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔ اور جہاں کچھ نہیں ملتا اور تعریف کرنے کے قابل ہی بات ملتی ہے تو اس کو ہلکا کر کے پیش کرتے ہیں، نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کو یورپ کی

www.abulhasanalinadwi.org

انجمنیں اور قائد سراہتے ہیں اور انعام دیتے ہیں۔ جیسے مصر کے نجیب محفوظ، اور ہندوستان کے سلمان رشدی کے ساتھ کیا گیا۔ ایسا کرنے والے یورپ کے سب اہلِ قلم اور دانشور نہیں ہیں، وہاں کے فضلاء کی ایک تعداد انصاف پسند ہے اور اسلام کے انسانی و منصفانہ اصولِ زندگی کی تعریف کرتی ہے۔ اور ان میں سے ایک تعداد اسلام کے مطالعہ کے نتیجہ میں بالآخر مسلمان بھی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ان کے معاندانہ ذہنیت کے لوگ اپنی دشمنی میں ہر طرح کا غلط طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اور اسلام کے ان مسائل کو جو یورپ کی گمراہ زندگی سے ٹکراتے ہیں زیادہ نمایاں کرکے ان پر اعتراض کرتے ہیں۔ کبھی نکاح کا مسئلہ چھیڑ کر اعتراض کرتے ہیں کہ ایک مرد کو کئی نکاح کی کیوں اجازت دی گئی ہے، یہ فحاشی ہے۔ یورپ میں ایک ایک مرد کئی کئی عورتوں کے ساتھ بیوی جیسے تعلقات بغیر شادی کے قائم کرے تو اس کو عیب قرار نہیں دیا جاتا، کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ شخصی معاملہ ہے لیکن مسلمان اپنے مذہبی طریقہ سے کرے تو برا ہے اس طرح دوسروں کے یہاں زیادہ اس کا رواج ہے لیکن ان پر اعتراض نہیں کیا جاتا، کسی شوہر اور اس کی بیوی میں نباہ نہ ہو سکے اور طلاق کے ذریعہ علاحدہ ہونا چاہے تو اسلام نے اس کا جو قاعدہ یا طریقۂ طلاق رکھا ہے اس کو غلط قرار دیا جاتا ہے، اور طلاق دینے پر بھی علاحدگی کو تسلیم نہیں کرتے اور مرد پر عورت کا نان ونفقہ مسلسل دیتے رہنا ضروری سمجھتے ہیں، طلاق کی مخالفت صدیوں کرنے کے بعد ان قوموں نے

www.abulhasanalinadwi.org

مشکلات سے پریشان ہو کر بالآخر اپنے یہاں بھی طلاق کی بعض شکلیں اختیار کر لی ہیں، لیکن اسلام کی طلاق پھر بھی ان کے نزدیک ظلم ہی رہا۔

عورت پر ان کے یہاں جو ظلم ہوتا ہے اس سے نظر بچاتے ہیں اور اس کے عشر عشیر مسلمانوں میں مل جائے تو ہنگامہ اور پروپیگنڈا کرتے ہیں، عورت کا اس وقت مغربی معاشروں میں کیا حال ہے، عورت کی آزادی اور مساوات کے نعروں کے باوجود ان کے یہاں باعزت مناصب پر اب بھی عورتیں زیادہ نہیں ہیں معزز مناصب کے لیے فرانس و امریکہ تک میں ان کا تناسب ۲ فیصد سے زیادہ نہیں۔ ۸۔۱۰ اسال کی عمر ہی سے لڑکیوں کو اپنی پسند کی زندگی اختیار کرنے کی آزادی حاصل ہو جاتی ہے مردوں سے غیر معقول خلاملا بھی ہونے لگتا ہے ماں باپ کو روکنے کا اختیار نہیں رہتا پھر اس سے بچہ ہو جائے تو وہ یا تو اس کو تنہا جھیلتی ہے اور نباہتی ہے یا مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے بچے کو مار ڈالتی ہے۔ پھر دوسرے نوجوان سے پھنستی ہے، مغربی ممالک میں اس طرح لاقانونی بچوں کا ایک جم غفیر بنتا جا رہا ہے، ایک تازہ تخمینہ کے مطابق تنہا امریکہ میں ایک سال کے اندر صرف جبری زنا کرنے کے واقعات کی رپورٹ بتاتی ہے کہ صرف جبراً زنا کے واقعات سال بھر میں ایک لاکھ کی تعداد میں پیش آئے، اور مرضی سے زنا کرنے کے واقعات کا کوئی حساب نہیں، کیونکہ اس کی کوئی رپورٹ ہی نہیں کی جاتی۔ یورپ کے دوسرے ملکوں کی حالت ایسی ہی ہے بلکہ بعض

www.abulhasanalinadwi.org

میں تو اس سے بھی زیادہ خراب ہے، مزید یہ کہ ان ملکوں میں قانونی شادی کر لینے کے بعد بھی بکثرت عورتیں اپنے اختیار کردہ مردوں کے ظلم کا شکار ہوتی ہیں۔ یورپ امریکہ کے وہ اعداد و شمار جن میں مردوں کی طرف سے عورتوں کے ساتھ ظلم و مار پیٹ کے واقعات بتائے جاتے ہیں وہ حیرت ناک ہیں، لیکن عورت پر ظلم کا تذکرہ جب کرتے ہیں تو اولاً اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہتے ہیں کہ اسلام میں مرد عورت کو جب چاہے طلاق دیدیتا ہے، اور طلاق دے کر اس کو بے سہارا کر دیتا ہے حالانکہ اسلام کی رو سے طلاق دینے سے اصلاً نقصان عورت کے مقابلہ میں مرد ہی کا ہوتا ہے، اسی لیے مسلمانوں کے یہاں طلاق مجبوری پر ہی دی جاتی ہے، سوائے اس کے کہ اسلام کو نظر انداز کر کے کوئی عمل کرے۔ اسلام میں طلاق دی گئی عورت کے سہارے کی متعدد تدبیریں پہلے سے رکھ دی گئی ہیں۔ مثلاً وہ طلاق پا جائے تو اس کے لیے دوسری پسندیدہ راہ کھلی ہوئی ہے۔ اس کو دوسری شادی کے لیے آسانی سے دوسرا مرد مل جاتا ہے اور جب تک نہ ملے تو اس کے ماں باپ یا بھائی اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور اس کی اپنی ملکیت کا مال و سامان بھی محفوظ رہتا ہے کیونکہ اس کا سارا خرچ مرد کے ذمہ ہوتا ہے۔

اسلام پر تلوار سے پھیلائے جانے اور ظلم و سفاکی کے الزام لگاتے ہیں حالانکہ اسلام میں تلوار کا استعمال بہت احتیاط کے ساتھ ہے، کسی کو مذہب بدلنے کے سلسلہ میں جبر نہیں کر سکتے، یہ ممانعت باقاعدہ قرآن مجید میں ہے اور طاقت

www.abulhasanalinadwi.org

کا استعمال ضروری ہو جائے تو اس کے لیے ایسی ہدایات بھی ہیں جن میں ظلم سے پورا پرہیز ہے، اس کے برعکس یورپ باوجود اس کے کہ وہ انسانی رواداری اور محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کو مذہبی بات مانتا ہے آپس کی جنگوں میں اور غزووں سے جنگوں میں جن مظالم کا مرتکب ہوتا رہا ہے وہ دردناک ہیں، یورپ کے ممالک ۳۹ء سے ۴۲ء تک آپس میں لڑے تو معتبر جائزے کے مطابق ۹ کروڑ آدمی اس جنگ میں مارے گئے، جن میں نصف تعداد بے گناہ شہریوں کی بتائی جاتی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو بمباری اور شہروں پر حملوں کا شکار ہوئے اور نصف تعداد فوجیوں کی ہے، اتنے مردوں کے مرنے سے مردوں کی تعداد عورتوں کے مقابلہ میں کم ہوئی جس کے سبب بے شمار عورتیں بغیر مرد کے ہوگئیں ان کا حل یورپ کے پاس کیا تھا سوائے اس کے کہ وہ زائد عورتیں جیسے بھی مرد ان کو مل جائیں وہ ان سے کام چلاتی ہوں گی اور یہ بات بالرضا ہو تو یورپ میں عیب نہیں ہے لیکن جائز طریقے سے ایک مرد کئی بیوی والا ہو جائے تو بڑا عیب ہے۔ دوسری مثال امریکہ کی طرف سے ویت نام میں جنگ کی ہے جس میں ۲۰ لاکھ آدمی کام آئے، تیسری طرف جاپان کو جنگ بند کرنے پر مجبور کرنے کے لیے امریکہ نے جاپان کے دو شہروں پر ایٹمی بم ڈال کر دونوں کو تباہ کر دیا ان بموں سے مرنے والوں کی تعداد ۲ لاکھ بے گناہ شہریوں کی بتائی جاتی ہے۔ الجیریا پر فرانس نے اپنا قبضہ جمائے رکھنے کے لیے مجاہدین آزادی کی پندرہ لاکھ تعداد کو شہید کیا،

www.abulhasanalinadwi.org

اٹلی نے لیبیا کے مسلمان مجاہدین کو مرعوب کرنے کے لیے ان کے بچوں کو پکڑ کر ہوائی جہاز اڑا کر اس کے دروازوں سے ہزاروں فٹ کی بلندی سے نیچے گرایا۔ یہ وہ سفاکیاں ہیں جو صرف حالیہ صدی کے وسط میں کی گئیں۔ اس سے پہلے کی جنگوں میں بھی یہی ہوا اور اس سے بھی پہلے کی صدیوں میں بھی ایسی ہی مثالیں ہیں مثلاً یورپ نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تو وہاں کے مسلمانوں کو اتنی بڑی تعداد میں شہید کیا کہ مؤرخ لکھتا ہے کہ مقتولین کے خون میں گھوڑوں کے پیر رنگ گئے تھے، لیکن جب سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کو آزاد کرایا تو دشمنوں کو امان دی اور ظلم سے گریز کیا۔ حالانکہ وہ ان سے سابقہ ظلم کا انتقام لے سکتے تھے۔ انگریزوں نے ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی طرف سے طلب آزادی پر جن کو پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا ان میں علماء کی تعداد ہزاروں تھی اور سب یورپ نے کھلے عام کیا لیکن ان کے اہل قلم اپنے مضامین اور کتابوں میں ظالم مسلمان ہی کو لکھتے ہیں اور یورپ و امریکہ کو امن کے محافظ ہی قرار دیتے رہے۔ تازہ مثالوں کے لیے بوسنیا میں جو سفاکی ہے، جنوبی فلپائن اور چیچنیا میں جو ظلم ہو رہا ہے، اس ظلم کو خود یورپ کا پریس اور ٹیلی ویژن چھپا نہیں سکا ہے۔

یہ تو یورپ و امریکا نے کیا لیکن متعدد مشرقی قومیں بھی اسلام و مسلم دشمنی میں انہی کی شاگرد بنتی رہتی ہیں لیکن جب بھی تذکرہ آتا ہے تو برائی کا ہر الزام مسلمانوں کو دیدیا جاتا ہے اور غلط کاری اور برائی کی نئی نئی اصطلاحوں کے ذریعہ

www.abulhasanalinadwi.org

بات کو الٹا کر دیا جاتا ہے، غلط تصور پیدا کرنے والے فقرے استعمال کیے جاتے ہیں اور اس کے لیے عہد جدید کے ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ سے مدد لی جاتی ہے۔ اور اپنے ظلم کو برائے امن کا نام دیا جاتا ہے۔ اور ظلم پر مسلمانوں کے احتجاج کو دہشت گردی کا الزام دیا جاتا ہے، اور کچھ الزام نہ ملے تو فنڈا منٹلزم کہہ دیا جاتا ہے۔

اسلام اور غیر اسلامی تہذیب

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ کی مشہور عربی تصنیف "اقتضاء الصراط المستقیم" کا اردو ایڈیشن، مکررات کے حذف و تلخیص کے ساتھ۔ جس میں شیخ الاسلامؒ نے اسلامی تہذیب کے اصول و مبادی، اسلامی و غیر اسلامی تہذیبوں کے حدود، غیر مسلم قوموں سے مشابہت اور بدعات پر کتاب و سنت کی روشنی میں حکیمانہ اور ایمان افروز انداز میں کلام کیا ہے۔

تلخیص و ترجمانی از مولوی شمس تبریز خاں صاحب رفیق مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ۔

معیاری کتابت و طباعت۔

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام

پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org